باب نمبر 10
آیاتِ ختمِ نبوّت
افادات
ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب
www.SirateMustaqeem.net
اویسی بُک سٹال
جامع مسجد رضائے مجتبیٰ پیپلز کالونی گوجرانوالہ

رب ذوالجلال کے فضل اور توفیق سے ماہ رمضان کے روحانی ماحول میں ادارہ صراط مستقیم کی طرف سے فہم دین کورس کے دسویں سبق میں ہم سب کو شرکت کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔

میری دعا ہے خالق کائنات جل جلالہٗ سب کا اپنے گھروں سے نکل کر محض دین کے شوق کیلئے آنا اور توجہ سے سننا اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرمائے۔

خالق کائنات جل جلالہٗ قرآن وسنت کا فہم اور اس کے ابلاغ وتبلیغ کی توفیق اور اس پر عمل کی سعادت عطا فرمائے۔ آمین

ہمارا آج کا موضوع

”آیاتِ ختم نبوت“ ہے

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت ونبوت کو تسلیم کرنا' ایمان کیلئے اساس کی حیثیت رکھتا ہے۔ ایمان تب مکمل ہوتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو محض نبی یا رسول ہی نہ مانا جائے بلکہ آپ کو خاتم النبیین بھی تسلیم کیا جائے۔

خالق کائنات جل جلالہٗ نے انسانیت کی ہدایت کیلئے نبوت ورسالت کا جو سلسلہ شروع کیا تھا اُس کے آخر میں ہمارے آقا اور تمام رسولوں کے قائد حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ختم نبوت کا تاج پہنا کر بھیجا۔ آپ پر نبوت کا سلسلہ بند ہوگیا۔

آپ کے بعد کسی لحاظ سے کوئی شخص بھی نبی نہیں ہوسکتا ہے جو بھی ایسا دعویٰ کرے گا وہ جھوٹا ہوگا' کذاب ہوگا' دجال ہوگا اور اُمت مسلمہ پر اُس کا انکار لازم ہے اور اُمت مسلمہ کا اُس کے خلاف جہاد کرنا ضروری ہے۔

ختم نبوت اُمت کا اجماعی عقیدہ ہے اور اس معنی کے لحاظ سے اجماعی عقیدہ ہے کہ ختم نبوت کا معنی ہی یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے بعد زمانہ کے لحاظ سے کسی معنی میں بھی کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔ نہ کوئی ظلی' نہ کوئی بروزی اور نہ کسی اور حیثیت میں وہ نبی بن سکتا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔

خاتم النبیین کے معنی میں وقت کے لحاظ سے آخری ہونا ایک اہم جزو ہے۔ اس کے لحاظ سے آخری نبی ہیں آپ کے بعد کسی نبی کی کوئی گنجائش باقی نہیں ہے۔ اُمت نے ہمیشہ ان لوگوں کے خلاف جہاد کیا اور اُن سے صفحۂ ہستی کو پاک کیا' جنہوں نے ختم نبوت کے اس معنی کو تسلیم کرنے سے انکار کیا۔

خالق کائنات جل جلالہٗ نے قرآن مجید کے متعدد مقامات پر اس حقیقت کو بیان کیا تو جو ختم نبوت کا منکر ہے وہ پکا کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے اور ہمارے ہاں اس فتنے کا نام قادیانیت ہے۔ اُن کو احمدی بھی کہتے ہیں' مرزائی بھی کہتے ہیں اور بعض اُن کو غلامیہ بھی کہتے ہیں۔

اُن لوگوں کا جو جھوٹا مدعی نبوت ہے اُس کے سمیت سب لوگوں کا حکم کفر کا ہے' ہر لحاظ سے ان سے اجتناب ضروری ہے ان کی تکفیر کا عقیدہ رکھنا ایمان کیلئے لازمی ہے۔

قرآن مجید میں خالق کائنات جل جلالہٗ نے ارشاد فرمایا ہے:

سورہ احزاب ۴۰ ہے:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا۔

Muhammad is not the father of any of your men,

yes He is the Messenger of Allah and the last one among all the Prophets. And Allah knows all things.

خالق کائنات جل جلالہٗ نے اس مقام پر بڑے خوبصورت انداز میں ختم نبوت کا مسئلہ بیان کیا ہے۔ ہم اس کے نکات کے لحاظ سے گھنٹوں بحث کرتے رہتے ہیں لیکن آج کی گفتگو کا انداز کچھ اور ہے۔

محاسبہ قادیانیت کے لحاظ سے قرآن مجید کی آیات آج پیش کروں گا اور اُن پر مختصر تبصرہ کرتے ہوئے اپنی گفتگو کو آگے بڑھاؤں گا۔

اس بات کو واضح کیا جائے گا کہ ختم نبوت محض ایک آیت کا ہی سبق نہیں بلکہ قرآن مجید کی متعدد آیات اس حقیقت کو واضح کرتی ہیں اور قرآن مجید کی درجنوں آیات قادیانیت کے ردّ میں موجود ہیں بلکہ بندہ ناچیز تو یہ کہتا ہے کہ قرآن مجید کے ہر لفظ سے قادیانیت کا ردّ کیا جا سکتا ہے اور ختم نبوت کا اثبات کیا جا سکتا ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا معنی بیان کرتے ہوئے حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی حسین بات لکھی۔

گفتہ اند معنی خاتم النبیین آں است کہ رب العزت نبوت ہمہ انبیاء جمع کردو دل مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم را معدن آن کردو مہر برآں نہاد تا ہیچ دشمن بموضع نبوت راہ نیافت نہ ہوائے نفس نہ وسوسہ شیطان

حضرت شیخ فرماتے ہیں کہ خاتم النبیین کا معنی محققین نے یہ بیان کیا ہے کہ خالق کائنات جل جلالہٗ نے تمام انبیاء علیہم السلام کی نبوت کو جمع کر کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک دل میں رکھ دی اور آپ کے دل کو اُس نبوت کیلئے معدن قرار

دے دیا۔ نبوت کو دل میں رکھنے کے بعد مہر لگا دی تا کہ کسی دشمن کو نبوت کی چوری کی توفیق نہ ہو سکے اور نبوت کی چوری کی طرف اُس کو راستہ نہ مل سکے۔ نہ شیطان کے وسوسے کو راستہ ملے اور نہ ہی نفس کی خواہش کو راستہ ملے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کو عمومی طور پر بیان کیا جاتا ہے یعنی ختم رسالت کی جگہ ختم نبوت بولا جاتا ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس خصوصی مقام پر خاتم النبیین کا لفظ بولا اور خاتم المرسلین کا لفظ نہیں بولا۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ

اللہ تعالیٰ نے ذکر تو دونوں منصبوں کا کیا یعنی نبوت کا بھی ذکر کیا اور رسالت کا بھی ذکر کیا لیکن ختم کے لحاظ سے یہ فرمایا کہ وہ خاتم النبیین ہیں۔ اس واسطے عرف عام میں لفظ ختم نبوت بولا جاتا ہے۔ اگر چہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی بھی کوئی نہیں ہوسکتا۔ رسول بھی کوئی نہیں ہوسکتا۔ لیکن عمومی طور پر ختم نبوت اس آیت کی وجہ سے بولا جاتا ہے۔ آیت کریمہ میں اس کے بولنے کی حکمت یہ ہے کہ خالق کائنات جل جلالہٗ کمال طریقے سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کے آنے کی گنجائش کی نفی کرنا چاہتا تھا' اُس نے مبالغہ اور تاکید کے ساتھ اس مطلب کو بیان کر دیا ہے۔ اس واسطے ہمارے ہاں منطق میں ایک قانون ہے کہ عام کی نفی سے خاص کی نفی ہو جاتی ہے لیکن خاص کی نفی سے عام کی نفی نہیں ہوتی۔ ایک ہے نبی ہونا اور ایک ہے رسول ہونا۔

نبوت عام ہے اور رسالت خاص ہے۔ نبی بڑھتا ہے تو رسول بن جاتا ہے۔

اس طرح کہ جو بھی رسول ہوتا ہے وہ نبی ضرور ہوتا ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ جو بھی نبی ہو وہ رسول بھی ہو، کبھی ہوتا ہے اور کبھی نہیں ہوتا۔

اس کی مثال اس طرح سمجھی جا سکتی ہے۔ ایک ہے سندھی ہونا اور ایک ہے پاکستانی ہونا۔ پاکستانی ہونا عام ہے اور سندھی ہونا خاص ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ فلاں شخص سندھی نہیں تو اُس کے پاکستانی ہونے کی نفی نہیں ہوتی۔ ہم کہتے ہیں کہ وہ سندھی نہیں ہوسکتا ہے وہ پنجابی ہو، وہ بلوچی ہو۔ لیکن جس وقت ہم یہ کہیں گے کہ وہ پاکستانی نہیں تو اس سے سب کی نفی ہو جائے گی کہ وہ بلوچی بھی نہیں، پنجابی بھی نہیں، بلوچی بھی نہیں وہ سندھی بھی نہیں۔ تو اس کو اس طرح سمجھنا ہے عام کی نفی سے خاص کی نفی ہو جاتی ہے لیکن خاص کی نفی سے عام کی نفی نہیں ہوتی۔

اگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو بیان کرتے ہوئے یہ کہا جائے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی کے باپ نہیں۔ وہ اللہ کے رسول ہیں اور وہ خاتم الرسلین ہیں تو یہ وہم پڑ سکتا تھا کہ آپ کے بعد کوئی رسول تو نہیں ہوسکتا۔ شاید کوئی نبی ہوسکتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس انداز میں بیان کیا کہ آپ خاتم النبیین ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا تو جب نبوت کی نفی ہو گی تو رسالت کی تو بطریق اولیٰ نفی ہو جائے گی جب آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا تو وہ رسول کس طرح ہوسکتا ہے تو اس انداز میں مبالغے کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے نفی کرنے کیلئے یہ سلسلہ شروع کیا اور عام کی نفی فرما دی تا کہ اس کے ذریعے سے خاص کی نفی ہو جائے۔

خاص کی نفی کی جاتی تو پھر عام کی گنجائش باقی رہتی لیکن اللہ تعالیٰ نے ابتداءً ہی عام کی نفی فرما دی اور اللہ تعالیٰ نے فرما دیا کہ آپ کے بعد کوئی نبی ہی نہیں ہوسکتا تو اب